

اسلام میں عورتوں کے حقوق مغرب میں حقوق نسواں سے کیسے مختلف ہیں؟

تعارف:-

اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات کا نام ہے۔ دین اسلام انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتا ہے اور انسانی حقوق و فرائض کا مکمل تصور پیش کرتا ہے۔ دین اسلام نے جہاں والدین، اولاد، اقلیتوں اور رشتہ داروں و نیزہ کے حقوق کو واضح کیا ہے وہیں عورتوں کے حقوق کی بھی مکمل وضاحت کی ہے اور عورتوں کو عزت و تکریم اور وقار عطا کیا ہے۔ اسلام میں حقوق نسواں کا آغاز:-

اسلام نے 1400 سال قبل ہی عورتوں کو مکمل حقوق عطا کر دیے تھے۔ قرآن کریم عرصہ 23 سال میں نازل ہوا اور ان 23 سالوں کے دوران اللہ تعالیٰ نے تمام حقوق و فرائض کو واضح کر دیا اور عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق عطا کیے۔ مغرب میں حقوق نسواں کا آغاز:-

مغرب میں انسانی حقوق کمیٹی خربا کا آغاز 1215 میں میلنا کارٹا سے ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب مغرب بیانی آزادی کے حلقوں کے لیے جدوجہد کر رہا تھا تو

عورتوں کے حقوق کا تو کوئی تصور ہی نہیں تھا۔
آج دنیا میں عورتوں کی آزادی کے نعرے لگانے
وہ مغرب نے سن 1900 کے اوائل تک
تواہن کو رائے دیسی (vote) کے حق سے
محروم رکھا۔

تواہن کا پہلا سیاسی کنولشن 1952 میں ہوا۔
اس کنولشن سے صرف چار سال پہلے 1948 میں
اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ
کے ذریعے مغرب میں انسانی حقوق کو باقاعدہ
شکل ملی تھی۔

تواہن کے بنیادی حقوق :-
آج مغرب تواہن کے حق حقوق
کا بھٹا رونا روتا ہے وہ اسلام نے خود تواہن
کو عطا کیے۔

(i) مردوں کے برابر حقوق :-
اسلام نے عورت کو مرد کے برابر
بنیادی انسانی حقوق عطا کیے جیسے کہ
تعلیم کا حق، جاں کا حق، صحت کا حق
وغیرہ۔

ارشادِ ربانی: آل عمران: 195
”اور پھر ان کے رب نے انہی دعا
قبول فرمائی اور فرمایا کہ یقیناً میں
تم میں سے کسی محنت دار کی مزدوری

ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت

(از) تعلیم کا حق :-

اسلام نے 1400 سال قبل ہی
خواتین کا کو تعلیم کا حق عطا کر دیا تھا۔
دور جاہلیت میں عورتوں کو زندہ دفن کر
دیا جاتا تھا تعلیم تو دور کی بات تھی۔ تعلیم
کو صرف امرا کے لیے ضروری سمجھا جاتا تھا۔
ارشادِ نبوی ہے:

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان
مرد و عورت پر فرض ہے۔“

بیمبی وئی بھی علم کے بارے میں یہی نازل ہوئی
ارشادِ ربانی: (العلق: 1)

”پڑھیے اپنے ربا کے نام سے جس نے
پیدا کیا۔“

(از) حقِ وراثت :-

اسلام نے عورت کو وراثت میں

وراثت قرار دیا

ارشادِ ربانی (سورۃ النساء: 7، 8)

”ماں باپ اور رشتے داروں کے ترکہ میں
خواہ کم ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے،
اور ماں باپ اور رشتے داروں کے ترکہ
میں خواہ کم ہو یا زیادہ لڑکیوں کا حصہ ہے۔“

حق مال :-
اسلام نے عورت کی ملائی میں کسی
کو حصہ دار نہیں بنایا اور جو حصہ ملائی ہے
اس پر اسی کا حق ہے۔

ارشادِ ربانی (سورۃ النساء: 32)
”مردوں کے لیے وہ ہے جو انہوں نے
کمایا اور عورتوں کے لیے وہ ہے جو انہوں
نے کمایا۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حق رائے دہی :-
اسلام نے عورت کو رائے دہی کا
حق دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گھر
گھر جا کر عورتوں کی رائے معلوم کی تھی اور
عورتوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ ڈال دیا۔

مجلس شوریٰ میں نمائندگی :-
حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ میں
خواتین بھی تھیں اور کھل کر اپنی رائے کا
اظہار کرتی تھیں۔

کاروبار اور انتظامی عہدے :-
حضرت فاطمہؓ عرب کی امیر تھیں تاہم
تھیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت شفا بنت عبد اللہ
کو انتظامی عہدے پر فائز کیا۔ حضرت عثمانؓ

نے حضرت ام کلثومؓ کو ملکہ روم کے دربار میں سفر بنا کر بھیجا۔

ان چند متعلق سے یہ پلٹا ہونا ہے کہ
دین اسلام نے حقوق نسواں کا مکمل نمونہ پیش
کیا اور عورتوں کو وہ عزت و وقار عطا کیا
جو آج بھی بہت سے مغربی ممالک نہیں دے سکتے۔

بنیادی فرق :-

اسلام نے حقوق نسواں عطا کیے جبکہ
مغرب میں عورتوں نے لڑ کر اور قربانیاں دے
کر حقوق حاصل کیے اور یہ جنگ آج بھی جاری
ہے۔

دین اسلام کی یہ فوہورتی ہے کہ اس
نے عورت کے حیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی
حقوق واضح کیے۔ ماں کی حیثیت سے جنت
کو عورت کے قدموں سے رکھ دیا۔ جبکہ مغرب
حقوق نسواں کا علمبردار ہونے کا دعویدار تو ہے
مگر وہاں ماش Old homes میں رشتے پر مجبور
ہیں۔

دین اسلام نے حقوق و وظائف میں ایک توازن
فراہم کیا ہے۔ عورت پر غمانے یا گھر چلانے
کی قید نہیں ہے جبکہ مغرب میں عورت کو
یہ حق نہیں۔ 2019 میں پانچ سو ستر کے ایک

سروے کے مطابق عورتوں کی ائزیت نے اس بات کا اظہار کیا کہ ائر انلو ایسا شریک حیات ہے جو ان تمام ضروریات کا خیال رکھے تو وہ اس کو زیادہ پسند کریں گی۔

اسلام نے عورت کو اس کے مال کا حاکم بنایا ہے اور اس پر کمانے کی فید نہیں تھی۔

دنیا نے بہت سے ممالک آج بھی عورت کے حق تعلیم کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اسلام نے یہ حق عطا کیا ہے۔

مغرب آج بھی فواحش کو حق وراثت، عزت کا تحفظ، زنا سے بچاؤ جیسے حقوق فراہم کرنے سے قاصر ہے اور عورت سے توہین آمیز رویوں پر قائل نہیں پاسکا۔

خلاصہ بحث:-

دین اسلام نے عورتوں کو مکمل حقوق عطا کیے جبکہ مغرب میں یہ سفر آج تک جاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مغرب اس بات کو تسلیم کرے کہ عورت نے حقوق وہی ہیں جو دین اسلام نے واضح کیے ہیں اور انہی فراہمی کو یقینی بنائے۔